سورة آل عمران

آيات ٥٨ - ٥١

إِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰی
مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ
اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ
اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ
الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ
ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؗ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ
﴿۵۶﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ
الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ - یقیناً اللہ میرا رب ہے

وَ رَبُّكُمْ - اور تمہارا رب ہے

فَاعْبُدُوْهُ - پس تم بندگی کرو اس کی

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ - یہ ایک سیدھا راستہ ہے

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾

بے شک اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی، لہٰذا تم اُسی کی بندگی اختیار کرو، یہی سیدھا راستہ ہے

It is Allah Who is my Lord and your Lord; then worship Him. This is a Way that is straight

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى - پھر جب احساس کیا عیسیٰ (علیہ السلام) نے (ح س س)

أَحَسَّ يُحِسُّ ، إحْسَاسًا ـ محسوس کرنا (IV)

مِنْهُمُ الْكُفْرَ - ان لوگوں سے انکار کا

قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ -انہوں نے کہا کون میرا مددگار ہے

اِلَى اللّٰهِ -اللہ کی طرف

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ - کہا حواریوں نے

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ - ہم ہیں اللہ کے مددگار

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ - ہم ایمان لائے اللہ پر

وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ - آپ گواہی دیں کہ ہم مطیع وفرمانبردار ہیں

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ ؕ قَالَ الۡحَـوَارِيُّوۡنَ
نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ‌ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ‌ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۲﴾

جب عیسیٰؑ نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو اس نے کہا " کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟" حواریوں نے جواب دیا، "ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، گواہ رہو کہ ہم مسلم (اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینے والے) ہیں

When Jesus found Unbelief on their part He said: "Who will be My helpers to (the work of) Allah?" Said the disciples: "We are Allah's helpers: We believe in Allah, and do thou bear witness that we are Muslims.

محمد اقبال

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنۡزَلۡتَ وَ اتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ۝۵۳

رَبَّنَآ اٰمَنَّا - اے ہمارے ربّ

بِمَآ اَنۡزَلۡتَ - اس پر جو تو نے اتارا

وَ اتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ -اور ہم نے پیروی کی ان رسول علیہ السلام کی

فَاكۡتُبۡنَا - پس تو لکھ دے ہم کو

مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ - گواہی دینے والوں کے ساتھ

وَ مَكَرُوۡا - اور ان لوگوں نے چال چلی

مکَرَ یمکُرُ ، مَکْرًا - خفیہ تدبیر کرنا، چال چلنا

(اچھے اور برے دونوں مقصد کے لیے آتا ہے)

وَ مَكَرَ اللّٰهُ - اور تدبیر کی اللہ نے

وَ اللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ - اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنۡزَلۡتَ وَ اتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَكَرُوۡا وَ
مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ ﴿۵۴﴾

"اے ہمارے رب ! جو فرمان تو نے نازل کیا ہے ہم نے اسے مان لیا اور رسول کی پیروی قبول کی، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے "

پھر بنی اسرائیل (مسیح کے خلاف) خفیہ تدبیریں کرنے لگے جواب میں اللہ نے بھی اپنی خفیہ تدبیر کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے

"Our Lord! we believe in what Thou hast revealed, and we follow the Messenger; then write us down among those who bear witness."

And they (the Jews) plotted and planned, and Allah too planned, and the best of planners is Allah.

حواری

- حواری "حَوَرَ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی لغت میں "سفیدی" کے ہیں
- وجہ تسمیہ: (ا) چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی اصحاب دھوبی تھے (جنکا کام کپڑے کو سفید کرنا اسی لیے وہ حواری کہلائے (موضح القرآن)۔

2. ابتدائی ایمان لانے والے جب ایمان کی طرف بڑھے تو صفائی قلب اور اخلاص کے جوش سے بڑھے تو ان کی اسی قلبی صفائی کو دیکھتے ہوئے انھیں حواری کے نام سے یاد کیا گیا۔ سرگرم وپرجوش حامی وحمایت حواری کہلاتا ہے

3. ایسا ساتھی جو ہر وقت کسی کے پاس یا ارد گرد رہے (حَوَرَ: پلٹنا، پھرنا)، یہ اصحاب ہر وقت عیسیٰ علیہ السلام کے آس پاس ہی رہتے تھے

4. حواری کا لفظ عربی میں عبرانی سے آیا جس کے ترجیحی معنی خیر خواہ، حامی، ناصر اور مددگار کے ہیں۔

- ان حواریوں نے عیسیٰ علیہ اسلام کی ہدایت پر دین کی دعوت کے نقیب اور آپؑ کے پیغامبر بن کر بنی اسرائیل کی ایک ایک بستی میں پہنچے اور دین پہنچایا

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ

حق کی نصرت وامداد کے لیے - حضرت عیسیٰ کی پکار

- یہاں درمیانی عرصے کا ذکر چھوڑ دیا گیا، عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور پھر بعد کے واقعات بھی محذوف
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھنے کے باوجود بنی اسرائیل نے ان کی رسالت کا انکار کیا
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام تعلیم توحید وروحانیت یہودیوں کو ناگوار محسوس ہوئی، اس لیے انھوں نے پوری طرح مخالفت کی ٹھان لی اور حکومت وقت کو آپ کے خلاف تعزیر پہ آمادہ کیا
- بنی اسرائیل کی ضد، ہٹ دھرمی، مخالفت اور کفر کو دیکھ کر آپ نے پھر اس دعوتِ عام کی صدا لگائی کہ کون ہیں جو اللہ کی راہ میں میرے مددگار ہیں؟
- اللہ کی راہ میں مددگار- یہ ایک خالص قرآنی اصطلاح ہے-دین اسلام کی اقامت میں حصہ لینے کو قرآن مجید میں اکثر مقامات پر "اللہ کی مدد کرنے" سے تعبیر کیا گیا ہے
- اللہ تعالیٰ نے انسان کو ارادہ واختیار کی آزادی عطا کی ہے اور انسان کو کفر یا ایمان اور بغاوت یا اطاعت میں مجبور نہیں کیا بلکہ دلیل اور نصیحت سے انکار، نافرمانی اور بغاوت سے باز رہنے کی ترغیب دی، جو لوگ اپنے اختیار سے اللہ کی بندگی واطاعت اختیار کریں اور دوسروں کو بھی اسی کی دعوت دیں وہ اللہ کے مددگار

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيۡسٰى مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ؕ قَالَ الۡحَـوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ‌ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ‌ۚ

- اللہ کے مددگار وہ لوگ جنہوں نے شعوری طور پر اللہ کی اطاعت اور اس کا دین قبول کیا اور پھر از خود دوسرے انسانوں کو اسی دین کے راستے اور اللہ کی اطاعت کی دعوت دی
- اللہ کا مددگار ہونا، ایک بلند ترین مقام ہے جس پر کسی بندے کی پہنچ ہو سکتی ہے
- نماز، روزہ و حج اور دیگر عبادات میں انسان محض بندہ و غلام مگر تبلیغ دین اور اقامت دین کی جدوجہد میں بندے کو خدا کی رفاقت و مددگاری کا شرف حاصل ہوتا ہے جو اس دنیا میں روحانی ارتقا کا سب سے اونچا مرتبہ
- بنی اسرائیل کے علماء و مشائخ اور طبقۂ اشرافیہ نے عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام نہ صرف ماننے سے انکار کیا بلکہ آپ کی اور آپ کی پیغام کی شدت سے مخالفت بھی کی اور آپ کو جھٹلایا۔ تب آپ نے اپنی ساری توجہ کا رخ ان غربا اور حواریوں کی طرف پھیر دیا (یہ لوگ معاشرتی اعتبار سے کسی اونچے درجے لے لوگ نہ تھے)
- آپ کی دعوت کو قبول کرنے والے ان نوزائیدہ لوگوں کے سامنے یہ صدا لگائی کہ اس دین جس کو تم نے قبول کیا ہے اس کی سربلندی اور اس کے تقاضوں کو بروئے کار لانے کے لیے کون میرا ساتھ دینے کے لیے تیار ہے؟ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ
- میں نے تو اسی راہ کا انتخاب کیا ہے نتائج کچھ بھی ہوں، مجھے بہر حال ان طوفانوں سے ٹکرانا ہے۔ تم بتاؤ کہ میرا ساتھ دینے کے لیے کہاں تک تیار ہو؟

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡھُمُ الۡکُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ۚ

- مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ۔ میرے مددگار " اللہ کی طرف " ۔ پہلے سے بتا دیا جس راستے پر چلنے کا میں تم سے تقاضا کر رہا ہوں یہ پھولوں کی سیج نہیں، اس راستے پر کوئی کہکشاں نہیں، یہ ایک طویل مسافت ہے قدم قدم پہ بلاؤں کا ہجوم ہے، بپھرے ہوئے طوفان ہیں، ہر مصیبت اور ہر بلا سے سامنے کرنے کی قیمت صرف متاعِ حیات اور نقدِ جاں ہے ... لہٰذا سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو: یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے

یہ قدم قدم بلائیں یہ سواد کوئے جاناں وہ یہیں سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیاری

- حیران کن ردِ عمل -وہ لوگ جن کے ایمان لانے کی عمر بھی کچھ زیادہ نہیں تھی حالات کی بھٹی سے بھی ابھی نہیں گذرے تھے تربیت کے مراحل بھی ابھی طے نہیں ہوئے تھے، بےساختہ پکار اٹھے نَحْنُ اَنْصَارُاللہ (ہم ہیں اللہ کے مددگار)

عشق کی ایک جست نے طے کر دیا قصہ تمام اس زمین و آسمان کو بیکراں سمجھا تھا میں

- یہ صدیوں کا فاصلہ یہاں ایمان کی قوت نے طے کر دیا بالکل ایسے ہی جیسے فرعون کے دربار میں ایمان لے آنے والے جادو گر۔ ایک ہی لمحے نے کفر میں لتھڑی زندگی کو ایمان کے نور سے منور کر دیا اور حیات کو عزیمت کے پہاڑ کی چوٹی پر جاودانی بخش دی

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾

- عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لانے والے تھوڑے سے یہ لوگ، دنیاوی لحاظ سے غریب اور کمزور، آپ کی صاد پر بے ساختہ پکار اٹھے نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ (ہم ہیں اللہ کے مددگار) اور آپ گواہ رہئے کہ ہم صرف دعویٰ کرنے والے لوگ نہیں بلکہ اس عظیم صداقت کو قبول کرنے کے بعد اس پر چلنے کے جو اور جیسے تقاضے ہیں، آپ ہمیں اس پر بھی ثابت قدم پائیں گے۔
- حواری جس بات کا دعویٰ کر رہے ہیں وہ "مسلم ہونا" ہے اور پھر اسلام کے راستے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں، ان پر اپنے قول و عمل سے اور ضرورت پڑی تو قربانیوں سے شہادت کا حق ادا کرنا ہے۔ لیکن بعد میں حواریوں کے نام لیواؤں اور ماننے والوں نے اپنی ایمانی زندگی کو جس طرح نصرانیت کا نام دیا یہاں اس کا دور دور تک کوئی نشان نہیں ملتا
- انہوں نے حق کی شہادت کا اثبات اور اعلان کیا لیکن بعد کے آنے والوں نے شہادت حق تو دور کی بات کتمان حق کی ہی نہیں، انکار حق کی مثالیں قائم کیں (اور یہ اس لیے ہوا کہ دین کی اساس و بنیاد سمیت اسکا اغوا ہو گیا
- عیسٰی علیہ السلام کی صدا۔ اللہ کا رسول دین کی دعوت کا داعی، اسکی تشکیل دینے والا، اس راستے میں استقامت کی تصویر، حق کا علمبردار، مینارہ نور، اپنی ذات میں حجت کاملہ، پیغام اور معجزات کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود تنہا اس انقلاب کو برپا نہیں کرتا جسے اعلائے کلمۃ الحق کہتے ہیں، جو اللہ کے نبیوں کے پیش نظر ہوتا ہے وہ اس کیلئے اللہ سے بھی مدد مانگتا ہے اور لوگوں میں بھی صدا لگاتا ہے

قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾

- وہ اللہ سے درخواست کرتا ہے اے اللہ ! اسلامی دعوت کی توانائی کے لیے عمر یا ابو جہل میں سے کسی ایک کو اسلام کی توفیق دیدے
- وہ بار بار لوگوں کے اسلام قبول کرنے کی اللہ سے التجائیں کرتا ہے۔ ایک ایک دروازے پر دستک دیتا ہے، ایک ایک کا دامن کھینچتا ہے کہ لوگو ! اس کام میں میرا ساتھ دو، اس حق کے اوپر اپنے ایمان، اپنے قول و عمل اور زندگی سے گواہی دو، میں تمہیں دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت دیتا ہوں
- یہ وہ سنت رسالت ہے جو تمام انبیاء و رسل میں برابر کارفرما دکھائی دیتی ہے۔
- گواہی - اللہ کے رسول کی گواہی: مشکلات کے طوفانوں میں بھی بلا کم و کاست وہی دعوت دیئے چلے جانا، اس کے لیے اپنی جان، مال، عزت، وقت، رشتوں کسی چیز کی قربانی سے دریغ نہ کرنا اور ان مصائب کے اوپر صبر و استقامت کا پہاڑ بن کر ڈٹے اور جمے رہنا اس دین اور اسکی دعوت کی صداقت کی ایک ایسی دلیل اور گواہی ہے جس سے بڑی گواہی اور کوئی نہیں ہو سکتی
- ایک امتی اور عام انسان کی گواہی- اللہ کے دین پر ایمان لا کر برے سے برے حالات میں اس کی موافقت کرنا، اسی کے نعرے لگانا، اسی کی تائید میں اپنا وزن ڈالنا، دین مغلوب ہے تو اس کو غالب کرنے کی جدوجہد میں حصہ ڈالنا، اور غالب ہے تو اس کے غلبے کے تسلسل میں حصہ بننا اس گواہی کا حصہ ہے

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنۡزَلۡتَ وَ اتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾

اللہ اور اللہ کے دین پر گواہی

- یہ لفظ گواہی، دین اور حق کے اوپر شہادت کوئی نیا تصور نہیں — یہ لفظ بھی، یہ تصور بھی اور یہ مطالبہ بھی قدیم ہے۔ اسلامی حکمت اور اسلامی اصطلاحات میں اس کی حیثیت مسلم ہے
- اللہ نے یہ مطالبہ پچھلی امتِ مسلمہ سے بھی کیا کہ اس دین پر اپنے ایمان، قول و عمل اور زندگی سے گواہی دو — اسی لیے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں نے اس کا اعلان کیا اے اللہ ہمارا نام دین پر گواہی دینے والوں میں لکھ دے (فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ)
- وَ اِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَى الرَّسُوۡلِ تَرٰۤى اَعۡيُنَهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَـقِّ‌ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ (۵/۸۳) جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پر اترا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں وہ بول اٹھتے ہیں کہ "پروردگار! ہم ایمان لائے، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے"
- اسی گواہی کے تصور پر عیسائیوں کے ایک خاص فرقہ (Jehovah's Witnesses) - یہ اپنے آپ کو خدا اور اس کے دین کا گواہ کہتے ہیں (یہ عیسیٰ علیہ اسلام کو خدا کا بیٹا نہیں مانتے)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى -جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ

(و ف ي)

تَوَفّٰى يَتَوَفّٰى ، تَوَفِّيًا - (٧)
پورا پورا لے لینا

اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ - بیشک میں پورا پورا لینے والا ہوں تجھ کو

(پھر مجازی معنوں میں اس سے مراد موت دینا ، لیکن مجازی معنیٰ لینے کا کوئی قرینہ نہ ہو تو اصلی معنیٰ ہی لیے جائیں گے) پھر اس آیت میں رَافِعُکَ کے الفاظ کی وجہ سے مجازی معنیٰ (موت) لیے ہی نہیں جا سکتے

رَفَعَ يَرْفَعُ ، رَفْعًا جسمانی طور پر اٹھانا، درجات بلند کرنا

وَ رَافِعُكَ اِلَىَّ -اور میں اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف

وَ مُطَهِّرُكَ - اور پاک کرنے والا ہوں

مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - ان لوگوں سے جنھوں نے انکار کیا

وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ-اور میں بنانے والا ہوں ان کو جنھوں نے

اتَّبَعُوْكَ - پیروی کی تمھاری

فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾

فَوْقَ الَّذِيْنَ - ان سے اوپر جنہوں نے

كَفَرُوْٓا -انکار کیا

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن تک

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ - پھر میری طرف ہی تم لوگوں کا لوٹنا ہے

فَاَحْكُمُ - تب میں فیصلہ کروں گا

بَيْنَكُمْ فِيْمَا - تمہارے مابین

كُنْتُمْ فِيْهِ - تم لوگ جس میں

تَخْتَلِفُوْنَ - اختلاف کرتے تھے

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰٓى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ
الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾

(وہ اللہ کی خفیہ تدبیر ہی تھی) جب اُس نے کہا کہ، "اے عیسیٰؑ! اب میں تجھے واپس لے لوں گا اور تجھ کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے اُن سے (یعنی ان کی معیت سے اور ان کے گندے ماحول میں ان کے ساتھ رہنے سے) تجھے پاک کر دوں گا اور تیری پیروی کرنے والوں کو قیامت تک ان لوگوں پر بالادست رکھوں گا جنہوں نے تیرا انکار کیا ہے پھر تم سب کو آخر میرے پاس آنا ہے، اُس وقت میں اُن باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن میں تمہارے درمیان اختلاف ہوا ہے

Behold! Allah said: "O Jesus! I will take you and raise you to Myself and clear you (of the falsehoods) of those who blaspheme; I will make those who follow you superior to those who reject faith, to the Day of Resurrection: Then shall you all return unto me, and I will judge between you of the matters wherein you dispute.

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

حضرت مسیح کی حفاظت کے لیے تدبیر الٰہی

- تَوَفَّى يَتَوَفَّى ، تَوَفِّيًا - پورا پورا لے لینا ، اس کا اپنت اصلی معنوں میں بتمام و کمال انطباق ہوتا ہے حضرت مسیح علیہ السلام پر کہ جن کو اللہ تعالیٰ ان کے جسم اور جان سمیت دنیا سے لے گیا
- وفات، بھی اس سے نکلا ہوا لفظ ہے لیکن جب یہ کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص وفات پا گیا تو یہ استعارتاً کہا جاتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا جسم تو نہیں رہ گیا صرف جان گئی ہے۔
- اس لفظ کو اللہ نے نیند اور موت دونوں حالتوں کے لیے استعمال فرمایا ہے (حالانکہ نیند موت نہیں ہے اور نیند کے بعد انسان جاگ اٹھتا ہے)، اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۳۹/۴۲
- اس لفظ کو صرف اور صرف موت کے معنی میں محدود کر کے ایک جھوٹے مدعی بنوت کا فتنہ کھڑا ہوا لیکن علمائے دین و لغت کے نزدیک یہ قرآن کے عربی لفظ سے ناواقفیت کی دلیل ہے
- عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کی ذکر قرآن میں مجملاً۔ برناباس کی انجیل (نسخہ ویانا و لندن) میں اس کی تفصیل موجود ہے....
- آپ کے ماننے والوں کو رہتی دنیا تک ان پر غلبہ رہے گا جنھوں نے آپ کا انکار کیا (ایک پیشن گوئی)

فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾

فَاَمَّا الَّذِیْنَ - پس وہ جنہوں نے

کَفَرُوْا - انکار کیا

فَاُعَذِّبُهُمْ - ان کو تو میں عذاب دوں گا

عَذَابًا شَدِیْدًا - ایک شدید عذاب

فِی الدُّنْیَا - دنیا میں

وَ الْاٰخِرَةِ - اور آخرت میں

وَ مَا لَهُمْ - اور ان کے لیے نہیں ہے

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ - کوئی مدد کرنے والا

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

جن لوگوں نے کفر و انکار کی روش اختیار کی ہے انہیں دنیا اور آخرت دونوں
میں سخت سزا دوں گا اور وہ کوئی مددگار نہ پائیں گے

"As to those who reject faith, I will punish them with terrible agony in this world and in the Hereafter, nor will they have anyone to help."

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾

وَ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - اور وہ جو ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور انہوں نے عمل کیے نیک

فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ - ان کو وہ پورا پورا دے گا ان کے اجر

اجور - اجر کی جمع

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ - اور اللہ پسند نہیں کرتا ظلم کرنے والوں کو

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ - ہم پڑھ کر سناتے ہیں اسے

عَلَیْكَ - آپ پر

مِنَ الْاٰیٰتِ - آیات میں سے

وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ - اور پُر حکمت نصیحت میں سے

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

اور جنہوں نے ایمان اور نیک عملی کا رویہ اختیار کیا ہے انہیں اُن کے اجر پورے
پورے دے دیے جائیں گے اور خوب جان لے کہ ظالموں سے اللہ ہر گز محبت
نہیں کرتا"
یہ آیات اور حکمت سے لبریز تذکرے ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں

"As to those who believe and work righteousness, Allah will pay them (in full) their reward; but Allah loves not those who do wrong.“
"This is what we rehearse unto thee of the Signs and the Message of Wisdom."

اضافی مواد

Reference Material

انجیل برناباس

- **برناباس کون تھا-** برناباس کا اصل نام یوسف تھا، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دین قبول کرنے والوں میں سے ایک تھے، انھوں نے خود انجیل میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میں حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانے والے ابتدائی بارہ حواریوں میں سے ایک ہوں اور شروع سے آخر تک عیسیٰؑ کے ساتھ رہا
- متی اور مرقس نے ۱۲ حواریوں کی لسٹ میں برناباس کے نام کی بجائے توما کا نام شامل کیا ہے
- مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے اس کا لقب برناباس رکھا جس کے معنی ہیں " نصیحت کا فرزند" ، یہ لقب ان کی کردار کی مناسبت سے رکھا گیا اور اس سے اس قدر و منزلت کا اظہار بھی ہوتا ہے جو ان کو عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے ہاں تھی
- آپ کپرس (قبرص) میں پیدا ہوئے اور بنی اسرائیل کے لاوی خاندان سے تھے
- لوقا (Luke) نے عہد نامہ جدید (کی انجیل) کی کتاب "کتابِ اعمال" میں انہیں ایک نیک مرد اور روح القدس اور ایمان سے معمور بتایا ہے
- ان کے علم، تقویٰ اور کرامات کی بدولت انہیں معاشرے میں ایک اعلیٰ و معزز مقام حاصل تھا، معاشرے میں رومی عقائد کے زیرِ اثر بعض لوگ انہیں دیوتا سمجھتے تھے اور انہیں زیوس (Zeus) کا خطاب دیا

انجیل برناباس

- حواری برناباس کی انجیل کا تذکرہ قدیم مسیحی روایات اور لٹریچر میں ملتا ہے لیکن چونکہ صدیوں تک یہ انجیل غائب رہی اس لیے قطعی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ وہی انجیل ہے جو برناباس نے مرتب کی مگر اس کی توحیدی تعلیمات اور عیسیٰؑ کی نسبت غیر الوہی تفصیلات ایسی ہی ہیں جو انبیا و رسل کی دعوت کا خاصہ ہیں، اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات، سیرت اور اقوال کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔
- جب سے یہ منظرِ عام پر آئی ہے علمائے اسلام نے تحقیق و جستجو سے ایسے شواہد پیش کیے ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعتاً یہ وہی انجیل ہے جو گم ہو گئی تھی
- کلیسا، برناباس کی اس انجیل کو غیر قانونی اور مشکوک الصحت (Apocryphal) کہتا ہے
- سولہویں صدی میں اس کے اطالوی ترجمے کا صرف ایک نسخہ پوپ سکسٹس (Sixtus) کے کتب خانے میں پایا جاتا تھا اور کسی کو اس کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔
- اٹھارویں صدی کے آغاز میں وہ ایک شخص John Toland کے ہاتھ لگا۔ پھر مختلف ہاتھوں میں ہوتا ہوا 1738ء میں ویانا کی امپریل لائبریری میں پہنچا (یہ نسخہ آج بھی وہاں محفوظ ہے)
- 1907ء میں اسی نسخے کا انگریزی ترجمہ آکسفورڈ کے کلیرنڈن پریس سے شائع ہوا لیکن جلد ہی اس کے تمام نسخے غائب کر دیئے گئے اور اس کو دوبارہ شائع نہیں ہونے دیا گیا

انجیل برناباس

- اسی اطالوی زبان والے نسخے کا ایک ترجمہ ہسپانوی زبان میں منتقل ہوا جو اٹھارویں صدی میں پایا جاتا تھا اور اس کا ذکر جارج سیل نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں کیا ہے اور اس سے اقتباسات بھی نقل کیے ہیں
- یہ نسخہ بھی غائب کر دیا گیا اور اب اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا

عیسائیوں کا الزام کہ یہ انجیل (برناباس) کسی مسلمان نے لکھی ہے

- یہ بہت ہی بودے اور کمزور دلائل ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو مسلمانوں کی ڈیڑھ ہزار برس کی تاریخ میں اس کا کہیں نہ کہیں ذکر ملتا۔ اس کے اقتباسات نقل کیے جاتے اور مسلمان اس سے دلائل لاتے لیکن یہ نہیں ہوا
- آپ ﷺ کی پیدائش سے بھی 75 سال پہلے پوپ گلاسیس اوّل (Pope Gelasius I) کے زمانے میں بدعقیدہ اور گمراہ کن (Heretical) کتابوں کی جو فہرست مرتب کی گئی تھی، اور ایک پاپائی فتوے کے ذریعے سے جن کا پڑھنا ممنوع کر دیا گیا تھا، ان میں انجیل برناباس (Evangelium Barrnabe) بھی شامل تھی۔ اس وقت کون سا مسلمان تھا جس نے یہ جعلی انجیل تیار کی تھی؟
- عیسائی علماء کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ شام، اسپین، مصر وغیرہ ممالک کے ابتدائی مسیحی کلیسا میں ایک مدت تک برناباس کی انجیل رائج رہی ہے اور چھٹی صدی میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

انجیل برنا باس

عیسائی دنیا انجیل برنا باس کے خلاف کیوں ہے؟

- عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیرو آپؑ کو صرف نبی مانتے تھے... اور حضرت موسیٰؑ کی شریعت پر چلتے تھے۔ عقائد اور احکام اور عبادات کے معاملے میں اپنے آپ کو دوسرے بنی اسرائیل سے قطعاً الگ نہ سمجھتے تھے
- حضرت عیسیٰؑ کے بعد جب سینٹ پال اس جماعت میں داخل ہوا تو اس نے رومیوں، یونانیوں اور دوسرے غیر یہودی اور غیر اسرائیلی لوگوں میں بھی اس دین کی تبلیغ و اشاعت شروع کر دی، اور اس غرض کے لیے ایک نیا دین بنا ڈالا، جس کے عقائد اور اصول اور احکام اس دین سے بالکل مختلف تھے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیش کیا تھا، اس نئے دین کی بنیاد عیسیٰؑ کا کوئی قول یا تعلیمات نہیں بلکہ اپنے کشف و الہام کو بنایا
- اس نے دین کو شریعت کی پابندیوں سے آزاد کر دیا، حلال و حرام کی تمیز ختم کر دی، ختنہ منسوخ کر دیا، اور عیسیٰ علیہ السلام کی اُلوہیت اور ان کے ابنِ خدا ہونے اور صلیب پر جان دے کر اولادِ آدمؑ کے پیدائشی گناہ کا کفارہ بن جانے کا عقیدہ بھی تصنیف کر ڈالا
- مسیحؑ کے ابتدائی پیرووں نے ان بدعات کی مزاحمت کی مگر سینٹ پال نے جو دروازہ کھولا تھا، اس سے غیر یہودی عیسائیوں کا ایک ایسا زبردست سیلاب اس مذہب میں داخل ہو گیا، جس کے مقابلے میں وہ مٹھی بھر لوگ کسی طرح نہ ٹھہر سکے۔

انجیل برناباس

عیسائی دنیا انجیل برناباس کے خلاف کیوں ہے؟

- انجیل برناباس پال کے گھڑے ہوئے نئے مذہب اور عقائد کے برعکس توحیدی تعلیمات لئے ہوئے تھی، اس کا مصنف کتاب کے آغاز ہی میں اپنا مقصدِ تصنیف یہ بیان کرتا ہے کہ "ان لوگوں کے خیالات کی اصلاح کی جائے جو شیطان کے دھوکے میں آکر یسوع کو ابن اللہ قرار دیتے ہیں، ختنہ کو غیر ضروری ٹھیراتے ہیں، اور حرام کھانوں کو حلال کردیتے ہیں، جن میں سے ایک دھوکا کھانے والا پولوس (Paul) بھی ہے"
- برناباس نے اس انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی مفصل تقریریں نقل کی ہیں جن میں انہوں نے بڑی سختی کے ساتھ عیسیٰؑ کے الوہیت کے عقیدے کی نفی کی ہے
- اس نے اس انجیل میں اِس پولوسی عقیدے کی بھی نفی کی کہ مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان دی تھی وہ اپنی آنکھوں دیکھے حالات بیان کرتا ہے کہ جب یہوداہ اسکریوتی (Judas Iscariot) یہودیوں کے سردار کاہن سے رشوت لے کر حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کرانے کے لیے سپاہیوں کو لے کر آیا، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چار فرشتے آنجنابؑ کو اٹھا لے گئے... اور یہوداہ اسکریوتی کی شکل اور آواز بالکل وہی کردی گئی جو حضرت عیسیٰؑ کی تھی۔ صلیب پر وہی چڑھایا گیا تھا، نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- یہ انجیل سینٹ پال کے گھڑے ہوئے عقیدوں کو زمین بوس کردیتی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی صحیح تعلیمات پیش کرتی ہے جسے موجودہ عیسائیت کا پال کے ہاتھوں اغوا ثابت ہوتا ہے اسی لیے عیسائی دنیا اس کے خلاف ہے